آسان عروض
ثاقب محمود

لقمۂ تر

آسان عروض

ثاقب محمود

شعر گوئی کوئی جذبات کا ہی کھیل نہیں
بات اکثر تو یہاں فہم و فراست کی ہے

ثاقبؔ محمود

ترتیب بہ تمہید

سب سے اوّل ہم **علمِ عروض** کا **تعارف** جانیں گے

پھر عروض سے پہلے ایک نظر **شعری اصطلاحات** پہ ڈالیں گے ۔

علمِ عروض میں اوّل ہم **حروف** اور **حروف کی اقسام** جانیں گے

پھر الفاظ کی **تقطیع** کرنا سیکھ کر ان کا **وزن** جانچیں گے ۔

پھر ہم **بحر** کو **تفصیل** کے ساتھ سمجھیں گے

اور بحور کی فہرست بھی دیکھیں گے ۔

نوٹ

اس کتابچے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ ایک طالبِ علم کو شعری سفر کے آغاز کے قابل بنایا جا سکے ۔

لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے جو کچھ لازم ہے ، صرف وہی کچھ بیان کیا گیا ہے ۔

علمِ عروض کا تعارف

بارہ علومِ ادبیاتِ عربی میں سے **علمِ عروض** ایک ایسے علم کا نام ہے جس سے کسی شعر کے وزن کی صحت دریافت کی جاتی ہے یعنی یہ جانچا جاتا ہے کہ آیا کلام موزوں ہے یا غیر موزوں یعنی وزن میں ہے یا نہیں۔

یہ علم ایک طرح سے منظوم کلام کی کسوٹی ہے اور اس علم کے، دیگر تمام علوم کی طرح، کچھ قواعد و ضوابط ہیں جن کی پاسداری کرنا کلامِ موزوں کہنے کے لیے لازم ہے۔ اس علم کے ذریعے کسی بھی کلام کی بحر بھی متعین کی جاتی ہے۔

اس علم کے بانی یا سب سے پہلے جنھوں نے اشعار پر اس علم کے قوانین کا اطلاق کیا وہ **ابو عبدالرحمن خلیل بن احمد بصری** ہیں جن کا زمانہ دوسری صدی ہجری تھا۔

ضروری باتیں :

میں نے اس کتابچہ میں عروض پہ آنے سے پہلے کچھ ضروری شعری اصطلاحات اور بنیادی قواعد کا ذکر کرنا لازم سمجھا ہے اور اپنی طرف سے اس بات کا پورا خیال رکھنے کی کوشش کی ہے کہ ہر بات آسان سے آسان، مختصر سے مختصر اور واضح رکھتے ہوئے مکمل حد تک سمجھائی جا سکے کہ لقمۂ تر کہلائے۔

وہ لوگ جو شاعری کا انتہائی ذوق و شوق رکھتے ہیں، اکثر عروض سے شناسا نہیں ہوتے اور جب ہوتے ہیں تو سمجھانے والوں نے آسان سے آسان بات بھی اس قدر الجھانے والے انداز میں سمجھائی ہوتی ہے کہ سیکھنے والا بیزار ہو کر عروض کو ایک خوامخواہ کی پابندی قرار دے کر "آزاد شاعری" کرنے لگتا ہے جسے "نثری شاعری" بھی کہا جانے لگا ہے، جو کہ نثر ہے اور نہ شاعری۔ یہ صرف ان لوگوں سے پھوٹا ہوا ایک فتنہ ہے جنہیں عروض سمجھ نہیں آیا ہوتا۔ اسے فتنہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ادب کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے اور زبان کی خوبصورتی کو ختم کر دینے کی طرف راہ ہے۔ اصول سمجھ نہ آئیں تو یا انہیں دوبارہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے یا پھر اس کام کو چھوڑ دینا چاہیے لیکن یوں جدّت کے نام پہ ایک کام یا فن کے بنیادی اصولوں کے خلاف اسے کرنا انتہائی جاہلانہ روش ہے۔ شاعری کے نثر سے الگ ہونے کی پہلی اور بنیادی وجہ ہی وزن ہے جسے سیکھنے کا نام علمِ عروض ہے۔ اس کے بغیر شاعری کا تصوّر ہی ممکن نہیں۔ کلام وزن میں ہونے کی وجہ سے رواں اور خوبصورت ہوتا ہے اور لطف دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ ہم عالمانہ روش اختیار کرنے والے ہوں، آئیے شروع کرتے ہیں۔

شعری اصطلاحات

قافیہ:

ہم آواز الفاظ ، جن کی آواز ایک دوسرے سے ملتی ہو، عموماً یا تو ایک ہی حرف پر ختم ہوتے ہوں یا اخروی آواز بالکل ایک جیسی ہو۔ مثلاً :

افسانہ	پیمانہ	دیوانہ
فسوں	جنوں	رہوں

ردیف:

ردیف کے لغوی معنی گھڑ سوار کے پیچھے آنا کے ہوتے ہیں مگر شعری اصطلاح میں ردیف سے مراد قافیہ کے بعد آنے والا لفظ یا الفاظ ہوتے ہیں۔ ردیف تبدیل نہیں ہوتا۔ مثلاً :

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

غالب کی مشہور غزل میں سے لیے گئے اس قطعہ میں **یار** ، **انتظار** ، **اعتبار** قوافی ہیں جبکہ ان کے بعد آنے والا لفظ یعنی **ہوتا** ردیف ہے۔

البتہ وہ شعر یا غزل جس کے مصرعے قوافی پہ ختم ہوں اور ردیف موجود نہ ہو، اسے **غیر مردّف** کہا جائے گا۔

مصرع:

شعری اصطلاح میں ایک سطر یا لائن کو مصرعہ کہتے ہیں۔

شعر:

دو مصرعے مل کر ایک شعر کہلاتے ہیں۔

مطلع:

مطلع کے لغوی معنی طلوع ہونے کی جگہ کے ہیں۔ شعری اصطلاح میں غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہا جاتا ہے۔ غزل کے مطلع کے دونوں مصرعوں میں قافیہ ردیف آتے ہیں، جبکہ باقی اشعار کے صرف دوسرے مصرعے میں ہی قافیہ اور ردیف آتا ہے۔

حسنِ مطلع:

غزل میں اگر ایک سے ذیادہ مطلع کی طرز کے اشعار آجائیں یعنی وہ اشعار جن کے دونوں دونوں مصرعوں میں قافیہ ردیف ہو، تو یوں پہلے کے علاوہ باقی تمام مطلع طرز اشعار حسنِ مطلع کہلائیں گے۔ حسنِ مطلع ترتیب میں مطلع کے فوراً بعد ہی آیا کرتا ہے۔

تخلص:

شاعر اپنا ایک قلمی نام استعمال کرتا ہے جس سے وہ ادبی دنیا میں پہچانا جاتا ہے، یہ شاعر کے اپنے اصل نام کا حصہ بھی ہو سکتا ہے یا اس کی پسند کا کوئی اور نام بھی ہو سکتا ہے۔ اس نام کو شاعر اپنے اشعار میں اکثر خود کو مخاطب کرنے کے انداز میں اور کبھی کبھار بلحاظ معنیٰ استعمال کرتا ہے۔

مقطع:

مقطع، قطع کرنے یا توڑنے یا کاٹنے والے آلے کو کہتے ہیں۔ شعری اصطلاح میں مقطع کسی بھی غزل کے آخری شعر کو کہا جاتا ہے مگر لازم ہے کہ اس آخری شعر میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہو۔ اگر آخری شعر میں تخلص استعمال نہ ہوا ہو تو اسے آخری شعر ہی کہیں گے، مقطع نہیں۔

تشبیہ:

شعر میں کسی ایک چیز کو کسی دوسری چیز کے مانند قرار دے دینا تشبیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً :

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

اس شعر میں محبوب کے لبوں کو گلاب کی پنکھڑی قرار دیا گیا۔

استعارہ:

کسی چیز کا ذکر کرتے ہوئے اس چیز کا اصل نام لینے کی بجائے اس سے مماثلت رکھنے والی چیز کا نام بول دینا۔

جیسے :

پلکوں سے گر نہ جائیں یہ موتی سنبھال لو
دنیا کے پاس دیکھنے والی نظر نہیں

اس شعر میں آنسوؤں کی بات کرتے ہوئے آنسوؤں کا لفظ نہیں استعمال ہوا بلکہ موتی کہہ دیا گیا۔

نظم اور غزل میں بنیادی فرق

- غزل کے ہر شعر کا الگ موضوع ہوتا ہے اور پچھلے شعر سے تعلق نہیں ہوتا۔
- نظم پوری کی پوری ایک ہی موضوع پہ ہوتی ہے اور مضمون ایک ترتیب سے چلتا ہوا اختتام کو جاتا ہے۔
- نظم کے ہر شعر کا ردیف و قافیہ الگ الگ ہوتا جبکہ غزل میں مطلع اور حسنِ مطلع کے دونوں دونوں مصرعوں اور بقیہ اشعار کے دوسرے دوسرے مصرعے میں قافیہ و ردیف ہوتے جو کہ پہلے شعر میں لیے گئے قافیہ ردیف کے مطابق ہوتے ہیں۔

حروف اور حروف کی اقسام

حروف حرف کی جمع ہے، تمام لفظ حروف سے مل کر بنتے ہیں۔

حروف کی اقسام :

1۔ متحرّک :

وہ حرف جس پر **حرکت** یعنی : **زبر، زیر، پیش** ہو۔

2۔ ساکن :

وہ حرف جس پر **سکون** یعنی کوئی حرکت نہ ہو اور اُس سے پہلے کوئی **'متحرّک'** حرف ہو۔

3۔ موقوف :

وہ حرف جس پر **سکون** ہو یا **وقف** ہو رہا ہو مگر اُس سے پہلے کوئی **'ساکن'** حرف ہو۔

مثلاً:

ایک لفظ ہے : "دور"

اِس میں پہلا حرف (د) متحرّک ہے، دوسرا حرف (واو) ساکن ہے اور تیسرا حرف (رے) موقوف ہے۔

اِسی طرح ایک لفظ ہے : "رائے"

اِس میں پہلا حرف (رے) متحرّک ہے۔ دوسرا حرف (الف) ساکن ہے۔ تیسرا حرف (ے) موقوف ہے۔

تقطیع

الفاظ کا وزن معلوم کرنے کے لیے انہیں توڑ کر دیکھا جاتا ہے۔ تقطیع الفاظ کو توڑ کر دیکھنے کو کہا جاتا ہے۔

الفاظ کو توڑنے/تقطیع کے اصول درج ذیل ہیں:

- ساکن حرف کبھی بھی اکیلا نہیں ٹوٹ سکتا۔ ساکن حرف ہمیشہ اپنے پچھلے متحرک حرف کے ساتھ جڑا رہے گا۔
- لیکن اگر متحرک کے بعد ساکن حرف نہ ہو تو متحرک حرف اکیلا ٹوٹے گا، اور موقوف بھی اکیلا ٹوٹے گا۔
- لفظ ہمیشہ تلفظ اور آواز کے مطابق ٹوٹے گا۔ وہ حروف جو صرف کسی دوسرے حرف کی آواز کو بنائیں، جیسا کہ "ں"، "ھ" اور کبھی کبھی "ہ" وغیرہ، انہیں بطورِ حرف نہیں گنا جائے گا۔

مثلاً:

وبال = و + با + ل[1]

بھاری = با + ری

درد = در + د

قسمت = قس + مت

محبت = م + حب + بت[2]

دوست = دو + ست[3]

---

[1] "و" متحرک ہے اور کسی ساکن کے ساتھ نہیں جڑی اس لیے اکیلی ٹوٹی۔ "ب" متحرک ہے اور ایک ساکن حرف کے ساتھ جڑ رہی ہے لہٰذا وہ اس ساکن حرف یعنی "ا" کے ساتھ جوڑے میں رہ کر ٹوٹی۔ "ل" موقوف اکیلا ٹوٹا۔

[2] لفظ "محبت" میں "ب" مشدد حرف ہے۔ ایسا حرف جس پہ "شد" ہو، مشدد حرف کہلاتا ہے۔ مشدد حرف کا قاعدہ یہ ہے کہ اسے دو بار پڑھا جاتا ہے، پہلی بار ساکن اور دوسری بار اس کی اپنی حرکت کے ساتھ۔ ایسی آواز ایک شدت رکھتی ہے اور شدت شد سے ہی ہے۔

[3] لفظ "دوست" کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اس میں "د" متحرک ہے جو کہ "و" کے ساتھ جوڑے میں ٹوٹی کیونکہ ساکن اکیلا نہیں ٹوٹتا۔ آگے "س" اور "ت" ہیں۔ "س" سے پچھلا حرف ساکن ہے اور "ت" پر لفظ وقف ہے۔ ان دونوں کی آوازیں آپس میں ضم بھی ہو رہی ہیں، لہٰذا "دوست" میں "س" اور "ت" دونوں ہی موقوف ہیں کہ دونوں پہ سکون ہے اور آوازیں ایک دوسرے میں ضم ہوتے ہوئے لفظ وقف/ختم ہو رہا ہے، اس وجہ سے یہ دونوں مل کر ایک موقوف حرف کی جگہ گھیریں گے۔

وزن

لفظ کو تولنے کے لیے وزن کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ لفظ کا وزن اس کی تقطیع کر کے تولا جاتا ہے۔

وزن کی تقسیم :

یک حرفی/ہجائے کوتاہ :

جب ایک حرف تقطیع میں اکیلا ٹوٹے، ایک حرکت جتنی آواز دے تو اس کا وزن یک حرفی ہوتا ہے۔ چونکہ اس کی آواز چھوٹی ہوتی ہے، اس وجہ سے اسے ہجائے کوتاہ بھی کہتے ہیں۔[4]

یک حرفی وزن کو 1 لکھ کر یا ایک لکیر (_) لگا کر دکھایا جاتا ہے۔

دو حرفی/ہجائے بلند :

جب ایک حرف تقطیع میں کسی دوسرے حرف کے ساتھ جوڑے میں ٹوٹے، کھڑی حرکت جتنی آواز دے تو اس کا وزن دو حرفی ہوتا ہے۔ چونکہ اس کی آواز لمبی ہوتی ہے، اس وجہ سے اسے ہجائے بلند بھی کہتے ہیں۔[5]

دو حرفی وزن کو 2 لکھ کر یا دو لکیریں (=) لگا کر دکھایا جاتا ہے۔

مثلاً:

لفظ	تقطیع	وزن	گنتی	لفظ	تقطیع	وزن	گنتی
نہ	نَ	_	1	یہاں	یَ + ہا	= -	2 1
کہ	کِ	_	1	آج	آ + ج	- =	1 2
آ	اَ + ا	=	2	درد	در + د	- =	1 2
تم	تم	=	2	رفاقت	ر + فا + قت	= = -	2 2 1
دولت	دو + لت	= =	2 2	ضرورت	ض + رو + رت	= = -	2 2 1
دیکھو	دے + کو	= =	2 2	مشاعرہ	مُ + شا + عِ + را	= - = -	2 1 2 1
ذرا	ذَ + را	= -	2 1	محبتیں	مَ + حَب + بَ + تے	= - = -	2 1 2 1

نوٹ: گنتی کو دائیں سے بائیں جانب پڑھیے۔

---

[4] یاد رہے اکیلا متحرک حرف اور موقوف حرف ہمیشہ یک حرفی ہوا کرتا ہے۔

[5] متحرک اور ساکن کا جوڑا ہی دو حرفی ہوتا ہے۔

بحر

مصرعوں کو رواں کرنے اور انہیں برابر رکھنے کے لیے جو پیمانہ استعمال کیا جاتا ہے، بحر کہلاتا ہے۔ شعر، بحر کی وجہ سے ہی شعر ہوتا ہے۔ بحر ہی وہ پیمانہ ہے جو شعر کو ردھم میں لا کر نثر سے جدا کرتا ہے۔ یہ وہ پیمانہ ہے جس کے مطابق مصرعے کا وزن ناپا جاتا ہے۔ ہر بحر چند خاص ارکان سے تشکیل پاتی ہے جن کی مدد سے شعر کو ناپا تولا جاتا ہے۔ بحر کے ارکان افاعیل بھی کہلاتے ہیں اور بحر ان ارکان کی ایک ایسی روانی بھری ترتیب ہوتی ہے کہ پڑھنے والا گویا اس روانی کے ردھم میں بہتا ہوا سمندر یعنی بحر میں ڈوب جائے۔

افاعیل/بحر کے رکن:

فِعلُن	فِع + لُن	= =	2 2
فَاعِلَن	فَا + عِ + لَن	= - =	2 1 2
فَعُولُن	فَ + عُو + لُن	= = -	2 2 1
مَفَاعِلُن	مَ+فَا+عِ+لُن	= - = -	2 1 2 1
مَفَاعِیلُن	مَ+فَا+عی+لُن	= = = -	2 2 2 1
فَاعِلَاتُن	فَا+عِ+لَا+تُن	= = - =	2 2 1 2
مَفَاعِلَاتُن	مَ+فَا+عِ+لَا+تُن	= = - = -	2 2 1 2 1
مُتَفَاعِلُن	مُ+تَ+فَا+عِ+لُن	= - = - -	2 1 2 1 1
مُستَفعِلُن	مُس+تَف+عِ+لُن	= - = =	2 1 2 2

ان افاعیل کا وزن سمجھنے کے لیے ان کے ہم وزن الفاظ کی مثالیں ملاحظہ کیجیے :

فِعلُن	دیکھو	دے+کو	= =	2 2
فَاعِلَن	جانتے	جا+ن+تے	= - =	2 1 2
فَعُولُن	محبت	م + حب + بت	= = -	2 2 1
مَفَاعِلُن	حماقتیں	ح + ما + ق+تے	= - = -	2 1 2 1

مَفَاعِیلُن	کہاں ہو تم	ک+ہا+ہو + تم	- = = =	2 2 2 1
فَاعِلَاتُن	آ بھی جاؤ	آ+بِ[6] + جا+او	= - = =	2 2 1 2
مَفَاعِلَاتُن	کمال یہ ہے	ک + ما+ل+یے + ہے	- = - = =	2 2 1 2 1
مُتَفَاعِلُن	اسے کیا خبر	اُ+سِ+کا[7]+خ+بر	- - = - =	2 1 2 1 1
مُستَفعِلُن	ایسا نہیں	اے+سا + ن+ہی	= - = =	2 1 2 2

اردو شاعری میں کئی مختلف بحور مستعمل ہیں۔ جیسے ہم نے ایک ایک رکن کے وزن پہ پورے آتے ہوئے الفاظ لیے، ٹھیک اسی طرح سے ہم پورا مصرعہ بحر پہ لاتے ہیں۔ اب چند آسان بحور کو ان پہ پورے آنے والے اشعار کی مثالوں کے ساتھ دیکھیے:

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

آج کے دن نہ پوچھو مرے دوستو
دور کتنے ہیں خوشیاں منانے کے دن
کھل کے ہنسنے کے دن گیت گانے کے دن
پیار کرنے کے دن دل لگانے کے دن

فا	عِ	لن	فا	عِ	لن	فا	عِ	لن	فا	عِ	لن
=	-	=	=	-	=	=	-	=	=	-	=
آ	ج	کے	دن	ن	پُو	چو	م	رے	دو	س	تو
دو	ر	کِت	نے	ہِ	خو	شاَ	م	نا	نے	کِ	دن
کل	کِ	ہس	نے	کِ	دن	گی	ت	گا	نے	کِ	دن
پا	ر	کر	نے	کِ	دن	دل	لَ	گا	نے	کِ	دن

---

[6] لفظ "بھی" ویسے تو دو حرفی ہے، مگر جو دو حرفی الفاظ عام بول چال میں ہم کبھی کبھار یک حرفی بول لیتے ہیں، انہیں ہم شاعری میں بھی دو کی بجائے ایک کے وزن پر لے سکتے ہیں کیونکہ وزن کا تعلق آواز سے ہوتا ہے نہ کہ املاء۔ ایسے ہی کبھی یک حرفی کو دو حرفی بھی لیا جا سکتا ہے، خاص طور پہ جب اضافتِ مرکبی لگے، تو اس اضافت کی زیر کو دو حرفی لے لیا جاتا ہے۔

[7] سوالیہ "کیا" کو تیزی میں پڑھا جاتا ہے۔ ۔ "ی"، "ک" میں ضم ہو جاتی ہے، اس لیے یہ "کا" جتنی جگہ گھیرتا ہے سو "کا" کے وزن پہ لیا جاتا ہے۔ ایسا معاملہ "کیوں" اور اس طرح کے کچھ اور الفاظ کا بھی ہے۔

فعولن فعولن فعولن فعولن

دہَن پر ہیں ان کے گماں کیسے کیسے
کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے
زمینِ چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

ف	عو	لن	ف	عو	لن	ف	عو	لن	ف	عو	لن
-	=	=	-	=	=	-	=	=	-	=	=
دَ	ہَن	پر	ہِ	ان	کے	گ	ما	کے	سِ	کے	سے
ک	لا	ما	تِ	ہے	دَرْ	مِ	یا	کے	سِ	کے	سے
زَ	می	نے	چ	من	گل	ک	لا	تی	ہِ	کاَ	کاَ
ب	دل	تا	ہِ	رن	گا	س	ما	کے	سِ	کے	سے

بالکل اسی طرح درج ذیل اشعار کی تقطیع کیجے اور دیکھیے کس طرح یہ "مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن" پہ پورے آرہے ہیں :

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کہاں ہو تم چلے آؤ ، محبت کا تقاضا ہے
غمِ دنیا سے گھبرا کر ، تمہیں دل نے پکارا ہے
تمہاری بے رخی اک دن ہماری جان لے لے گی
قسم تم کو ذرا سوچو کہ دستورِ وفا کیا ہے

بحور کی فہرست

محترم قارئین! آپ نے اس سلسلے میں اب تک یہ تو سمجھ ہی لیا ہوگا کہ بحر کسے کہتے ہیں، جی ہاں، اشعار کے مختلف اوزان کو بحور کہا جاتا ہے۔ بحور اوران کے اوزان ہر زبان میں الگ الگ ہوتے ہیں۔ اردو زبان استعمال ہونے والی بحور کی تعداد سو سے بھی متجاوز ہے، ان میں سے رباعی اور مثنوی کے علاوہ نظم کی تمام قسموں میں سارے ہی اوزان استعمال کیے جاسکتے ہیں، مگر رباعی کے لیے چوبیس اور مثنوی کے لیے تقریبا سات اوزان مخصوص ہیں۔ تمام بحور کا ذکر کرنا تو مشکل ہے، البتہ کچھ مشہور بحور کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

نام	بحر
1۔ بحر متقارب مثمن سالم	فعولن فعولن فعولن فعولن
2۔ بحر متقارب مثمن محذوف	فعولن فعولن فعولن فعَل
3۔ بحر متدارک مثمن سالم	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
• متدارک مثمن محذوف	فاعلن فاعلن فاعلن فع
4۔ بحر ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
5۔ بحر ہزج مسدس سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
6۔ بحر ہزج مسدس محذوف	مفاعیلن مفاعیلن فعولن
7۔ بحر ہزج مثمن مقبوض	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن
8۔ بحر ہزج مثمن اشتر	فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن
9۔ ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
10۔ الرجز	مفعول مفاعیلن مفعول فعولن
11۔ ہزج مثمن اخرب سالم	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
12۔ رجز مثمن سالم	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
13۔ رجز مثمن مطوی مخبون	مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن
14۔ رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

15۔ رمل مسدس محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
16۔ رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع	1. فاعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فِعْلن 2. فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فِعْلن 3. فاعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلن 4. فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلن
17۔ رمل مسدس مخبون محذوف مسکن	1. فاعلاتن فعلاتن فَعِلن 2. فاعلاتن فعلاتن فعلن 3. فعلاتن فعلاتن فعلن 4. فعلاتن فعلاتن فَعِلن
18۔ مضارع مثمن اخرب	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
19۔ رمل مثمن مشکول	فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن
20۔ متقارب اثرم مقبوض محذو	فعلن فعلن فعلن فعلن
21۔ کامل مثمن سالم	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
22۔ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
23۔ مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
24۔ منسرح مثمن مطوی مکسوف	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن
25۔ مدید مثمن سالم	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن
26۔ جمیل مثمن سالم	مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
27۔ ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف	مفعول مفاعلن فعولن
28۔ خفیف مسدس مخبون محذوف مقطوع	فاعلاتن مفاعلن فعلن
29۔ متدارک مثمن سالم مضاعف	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
30۔ ہزج مثمن سالم مضاعف	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مختصر بحریں

31۔ فاعلن مفاعیلن

32۔ فاعلن مفاعلن

33۔ مفعول مفاعیلن

34۔ فاعلاتن فاعلاتن

35۔ متفاعلن متفاعلن

36۔ فاعلاتن فاعلن

37۔ مفاعیلن فعولن

38۔ مفاعلاتن مفاعلاتن

اطفالِ مکتب کے لیے تحفہ

آج کے اس جدید دور میں ٹیکنکل ترقی کے باعث بہت کاموں میں آسانیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ جب ایک طالبِ علم کہیں سے بھی عروض سیکھنے کے بعد شعر کہنے کی شروعات کرتا ہے تو آج کل عموماً تو اساتذہ میسّر نہیں ہوتے، ہوں بھی تو وزن / بحر کے معاملہ میں اصلاح کرنا پسند نہیں کرتے چونکہ یہ ایک بہت ہی بنیادی چیز ہے۔ بہر حال، اس مسئلے کا اس جدید دور میں حل موجود ہے جو کہ ایک ویب سائٹ کی شکل میں ہے۔

https://aruuz.com/create

یہ سائٹ شعر کی بحر کے ساتھ اس کی تقطیع اور وزن بھی بتاتی ہے اور غلطی ہو تو اس کی نشاندہی بھی کرتی ہے۔

اللھم انا نحمدک علی ما علمت من البیان

علم البیان مولا جو تُو نے عطا کیا
اس سے ہی کر رہے ہیں بیاں ہم تِری ثنا

❀

اردو شاعری سیکھنے کا شوق رکھنے والوں کے لیے علمِ عروض پر اب تک کا سب سے مختصر اور آسان کورس جسے ثاقبؔ محمود نے مرتب کیا ہے۔ عموماً علمِ عروض کے کورسز میں ضرورت سے زیادہ اور بلاوجہ کی تفصیل بتا دی جاتی ہے جسے دیکھ کر ایک طفل تو کیا، ایک منجھا ہوا شاعر بھی گھبرا سکتا ہے۔ اور اس وجہ سے اکثر لوگ سیکھ نہیں پاتے۔ اس کورس میں انتہائی اختصار اور عام فہم انداز میں صرف وہ ضروری قواعد سکھائے گئے ہیں جو سیکھنے والے کو موزوں شعر کہنے کے قابل بنا دیں گے۔ انشاء اللہ